میدان عرفات سے امت مسلمہ کے نام

امام الحج سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ

آل الشیخ کا پیغام

امت مسلمہ کی وحدت کا سب سے بڑا مظہر حج ہے۔ جہاں ہر ملک وقوم اور نسل ونوع سے تعلق رکھنے والے مسلمان یک زبان، یک لباس اور یک رنگ نظر آتے ہیں، اتحاد واتفاق کا ایسا پلیٹ فارم دنیا کے کسی اور مذہب کے پاس نہیں، ایام حج میں مسلمانان عالم کا سب سے عظیم الشان اور روح پرور اجتماع میدان عرفات میں نظر آتا ہے۔ ۹ ذوالحجہ کو سورج ڈھلنے کے بعد میدان عرفات سے امام الحج کے خطبہ کی صورت میں جو آواز بلند ہوتی ہے وہ حقیقت میں امت مسلمہ کے دلوں کی دھڑکن اور ان کے جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی امام الحج سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ حفظہ اللہ تعالیٰ نے امت کے اجتماعی مسائل، اس کی نکبت کے اسباب، اس کی مشکلات کے حل، موجودہ حالات میں سرخرو ہونے کے ذرائع اور عالم کفر کے ہمہ گیر اور پے در پے حملوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے موثر اقدامات کا بڑی شرح و بسط سے جائزہ پیش کیا ہے۔ ہمارے بعض سطحی قسم کے تجزیہ نگار ان تمام تر مشکلات کا حل صرف مضبوط اکانومی اور اقتصادی ترقی کو قرار دیتے ہیں۔ امام الحج نے عقیدے اور ایمان کی اصلاح کو بنیاد قرار دیا ہے۔ پھر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ذمہ داران کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا ہے۔ خطبہ حج کا اردو ترجمہ ہمارے فاضل دوست محترم حافظ عبدالحمید ازھر حفظہ اللہ تعالیٰ نے سپرد قلم کیا ہے۔ جسے افادہ عام کیلئے مجلہ حرمین میں شائع کیا جارہا ہے۔ ......ادارہ

خطبہ مسنونہ کے بعد ....لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ جیسے کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اس کا فرمان ہے اور وہ سب سے زیادہ سچا ہے: ﴿انا عرضنا الأمانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها و حملها الانسان انه کان ظلوما جهولا﴾ (الاحزاب:۷۲) ترجمہ: ''ہم نے یہ امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو وہ اسے اٹھانے کیلئے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔''

جانتے ہو یہ امانت کیا ہے جسے انسان نے اٹھایا؟ یہ امانت کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی ہے۔اس کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اس کے منافی امور سے اجتناب کی ہے۔

لا الہ الا اللہ کے تقاضے: لا الہ الا اللہ کے مطابق عمل کرنا انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد ہے۔فرمایا: ﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾ (سورۃ الذاریات:۵۶) ترجمہ: ''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ شرک سے پاک خالص میری عبادت کریں۔اسی کلمہ کی تبلیغ کیلئے سلسلہ نبوت قائم ہوا، اسی کی وضاحت کیلئے کتابیں نازل کی گئیں اسی کے دفاع کیلئے جہاد فرض ہوا اسی کی بنیاد پر کامیاب ہونے والوں کے جنت میں اور ناکام ہونے والے کے جہنم میں جانے کا فیصلہ ہوگا۔

لا الہ الا اللہ کا معنی ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان قائم کئے۔وہی زمین کا خالق ہے، وہی اس میں خوشنما باغ اگانے والا اور ہمارے لئے رزق کے ایک ایک دانے کو اس سے نکالنے والا ہے۔وہی اس میں جاری دریاؤں کا خالق ہے اور اسی نے زمین میں قسم قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔

لا الہ الا اللہ۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے بندوں کی روزی مقرر کی اور ان کی کفالت فرماتا ہے: ﴿وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها﴾ (سورۃ ہود:۶) ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے پھرنے والی ہر چیز کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔''

لا الہ الا اللہ۔اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ اسماء حسنیٰ اور صفات طیبہ اسی کیلئے ہیں، لا الہ الا اللہ۔ وہی تو ہے جس کیلئے ساری بادشاہی ہے۔وہی جس کے لئے ساری حمد اور وہی جو ہر چیز پر قادر

ہے۔لا الہ الا اللہ کا معنی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔فرمایا: ﴿ذلک بان الله هو الحق و ان مایدعون من دونه الباطل﴾ (لقمان: ۳۰) ترجمہ: ''یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اسے چھوڑ کر جن کو یہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔''

لا الہ الا اللہ وہ کلمہ ہے کہ جس کا اقرار کرتے ہوئے ایک مسلمان ہر معبود باطل کی نفی کرتا ہے۔جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے اور شہادت دیتا ہے کہ عبادت کی تمام انواع کا استحقاق صرف اللہ کی ذات کو ہے۔لا الہ الا اللہ کی حقیقت یہ ہے کہ عبادات قولی ہوں یا فعلی، مال سے متعلق ہوں یا عقیدے سے تعلق رکھتی ہوں، سب کی سب اللہ کیلئے خاص کردی جائیں۔فرمایا: ﴿وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا﴾ (الجن: ۱۸) ترجمہ: ''اور مسجدیں خاص اللہ کی ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' نیز فرمایا: ﴿ومن یدع مع الله الها آخر لابرهان له به فانما حسابه عند ربه انه لایفلح الکفرون﴾ (المؤمنون: ۱۱۷) ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کیلئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔''

تو ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکاریں، ارشاد باری ہے: ﴿وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین﴾ (المومن: ۶۰) ترجمہ: ''اور تمہارا پروردگار کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بے شک جو لوگ غرور میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' لہذا پکارنا عبادت ہے اور عبادت اللہ کے سوا کسی کو سزاوار نہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و مرسلین کے متعلق فرمایا: ﴿انهم کانو یسٰرعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورهبا وکانوا لنا خشعین﴾ (الانبیاء: ۹۰) ترجمہ: ''یہ سب نیکیوں کی طرف لپکتے تھے اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور عاجزی کرنے والے تھے۔'' امید صرف اللہ سے وابستہ کرو اسی طرح خوف بھی عبادت ہے۔ ارشاد فرمایا: ﴿انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ہ فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مؤمنین﴾ (آل عمران: ۱۷۵) ترجمہ: ''یہ تمہیں خوف دلانے کی کوشش کرنے والا تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے اگر تم مومن ہو تو ان سے نہ ڈرنا اور صرف مجھ سے ڈرنا۔''

اسی طرح بطور تقرب ذبیحہ اور نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نہیں کرنی چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین﴾ (الانعام:۱۶۲) ترجمہ: ''کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔'' اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے ہم بیت اللہ الحرام کے سوا کسی گھر کا طواف نہیں کر سکتے۔ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کے تقرب کا ذریعہ، ہم کسی قبر کا طواف نہیں کر سکتے خواہ وہ کسی صالح، ولی یا نبی کی کیوں نہ ہو، ہم کسی پتھر کسی درخت کا طواف نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہیں، اس کا معنی یہ ہے کہ جن امور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا ان میں اس کے سوا کسی اور سے مدد نہ مانگیں۔ نہ اس کے نام کی دہائی دیں۔ جب ہم یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ اس کے معانی کو سمجھتے ہوئے اس کے تقاضوں پر عمل کا عزم رکھتے ہوئے اس کے الفاظ زبان سے ادا کریں۔ یہ کلمہ پڑھیں تو صدق دل سے، اخلاص اور انتہائی محبت کے ساتھ اللہ کے ہر فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے پڑھیں۔

دعوت دین کے علمبردار علماء حق: امت اسلامیہ! دین اسلام کی طرف دعوت دینا اور لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا اور ان پر اتمام حجت کرنا امت کے ہر ہر فرد سے مطلوب ہے۔ ہم سب پر فرض ہے کہ پوری طاقت صرف کر کے کوشش کریں اور اس مقصد کے حصول کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی گریز نہ کریں۔ یہ دین ہم تک صداقت شعار، مردان کار کی کوششوں سے پہنچا ہے۔ جو نہایت صالح اور اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد میں راسخ تھے۔ ان میں کچھ اپنا وعدہ نباہ کر اللہ کے حضور جا چکے ہیں اور کچھ ہم میں باقی ہیں اللہ ان کو زندگی بخشے، وہ اپنے نیک اسلاف کے نقش قدم پر رواں دواں لوگوں میں نور بصیرت عام کر رہے ہیں اور بھٹکتے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔ اللہ کے دین کو غالیوں کی تحریف، دروغ بافوں کی افترا پردازی اور جاہلوں کی تاویل وتحریف سے پاک رکھتے ہیں۔ وہ مسلسل دعوت وتبلیغ میں مشغول رہتے ہیں۔ ایذا دی جاتی ہے تو صبر کرتے ہیں، اپنے اسلام کی میراث کو سنبھالے ہوئے ہیں: ﴿ربنا اغفرلنا ولا خوانـنا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک روف رحیم﴾ (سورۃ الحشر:۱۰) ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم

سے پہلے ایمان لائے گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ وحسد نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے رب تو بہت شفقت والا نہایت مہربان ہے۔'' ان قابل احترام علماء کے صبر و استقلال کی ان گنت روشن مثالیں تاریخ کے اوراق میں ثبت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں ایسے علماء و داعیان حق پیدا فرمائے۔ جو دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے رہے اور اللہ کے دین کی نصرت کرتے رہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو قیامت تک ان کے دین کے محفوظ اور باقی رہنے کی ضمانت دے رکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: **(ولا تزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتى امر الله)** ترجمہ: ''میری امت میں ایک گروہ حق پر کاربند رہے گا، دلیل و حجت میں غالب رہے گا، ان کا ساتھ چھوڑنے والا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ان کی مخالفت کرنے والا ہی ان کا کچھ بگاڑ سکے گا۔'' انہی نیک اور اصلاحی تحریکوں اور دعوتوں میں سے ایک شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت وتحریک ہے۔ جنہوں نے خود کو تعلیم اور دعوت و جہاد فی سبیل اللہ کیلئے وقف کردیا۔ زندگی کے مصائب پر صبر کیا۔ وطن سے نکالا جانا برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرح صدر عطا کی۔ انہوں نے امت کو حضرت محمد ﷺ کا طریقہ بتایا۔ ان کو خالص عقیدہ اور صاف شریعت کی تعلیم دی۔ صبر و استقلال سے کام لیا، ایذا پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کی بدولت انہیں ایک سعادت مند مددگار امام محمد بن سعود مہیا کیا۔ دونوں حمایت حق میں یک جان ہوکر کمر بستہ ہوئے اور اس کام کو بااحسن طریق انجام دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص میں برکت فرمائی اور ظلم و تعدی کرنے والوں کے خلاف ان کو فتح عطا فرمائی۔ لیکن دشمنان حق ہیں کہ ابھی تک اپنی ذاتوں کے خول سے باہر نہیں آئے، وہ اپنے ذہنوں میں موجود شرارت اور کینہ پروری کو زبانوں پر لاتے رہتے ہیں۔ اس مبارک دعوت کو کبھی خارجیوں کا مذہب قرار دیتے ہیں، کبھی اسے وہابیت کے لقب سے نوازتے ہیں اور کبھی دہشت گرد کہتے ہیں اور کبھی انہیں اللہ کے نیک بندوں کو کافر قرار دینے کا ملزم ٹھہراتے ہیں۔ انہوں نے اس تحریک و جماعت کے بارے میں جو بھی کہا ان کی دعوت کی حقیقت سے بے خبری اور لاعلمی کی بنا پر ہی کہا، یا عناد کی وجہ سے اور حق کی ضد میں کہا۔ **كبـــرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا**: یہ ان کی تالیف کردہ کتابیں ہیں، یہ ان کے علماء ہیں اور یہ ان کی حکومت، ہر شخص بچشم خود دیکھ سکتا ہے اور فیصلہ کرسکتا ہے کہ انہوں نے حق کے سوا کوئی راستہ اختیار کیا؟ یا اسلام کے سوا کسی اور چیز کی طرف دعوت دی؟ کیا سنت نبوی کے سوا کوئی اور طریقہ اپنایا؟ کیا انہوں نے اللہ کی شریعت کے سوا کسی اور چیز کو فیصل مانا؟ ہمیں اپنے دشمنوں کے آلۂ کار نہیں بننا چاہیے، اعداء

کی باتوں کو بغیر سوچے سمجھے پھیلانے میں مصروف نہیں ہونا چاہئے، اوران نیک دعوتوں اور اصلاحی تحریکوں کے بالمقابل نہیں آنا چاہیئے، ہمارا فرض ہے کہ ایسی تحریکوں اور دعوتوں کا ساتھ دیں، جوحق وصداقت کی طرف ہوتی ہیں، اس طرح غلبہ دین کیلئے اپنا کردار ادا کرسکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض**﴾ (التوبہ:۷۱) ترجمہ: ''اورمومن مرداورمومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست (خیرخواہ) ہیں۔'' اس دعوت میں مسلمانوں کے خلاف کچھ بھی نہیں نہ ائمہ اربعہ کی تعلیمات کے منافی کوئی عقیدہ وعمل ہے، یہ دعوت تو کتاب اللہ اور سنت مطہرہ کو مضبوطی سے تھامنے کی دعوت ہے، یہ دعوت تو امت کے سلف صالح کے منہج کی طرف لوٹنے کی دعوت ہے، جوافراط وتفریط سے مبرا اور مبالغہ آرائی اور بے اعتنائی سے پاک ہے۔

مسلمانوں کی حالت زار: اے افرادامت اسلامیہ! تم دیکھتے نہیں کہ ملت اسلامیہ پر کیا بیت رہی ہے ہرسال کن مصائب کو جلو میں لئے طلوع ہوتا ہے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ دشمن ہم پر چاروں اطراف سے ٹوٹ پڑے ہیں، خونخوار درندے اپنے تیز دانت نکالے ہوئے ہیں اور عداوت سے غرا رہے ہیں۔ ہمارے دین کے خلاف اعلان جنگ کرچکے ہیں۔ ہمیں یہ تو سوچنا چاہئے کہ ہماری کون سی کمزوریاں ہیں جن سے یہ فائدہ اٹھارہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**اولما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليها قلتم انى هذا قل هو من عند انفسكم**﴾ (ال عمران:۱۶۵) ترجمہ: ''بھلا یہ کیا بات ہے کہ جب (احد کے دن) کفار کے ہاتھ سے تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ اس سے دو چند نقصان تم انہیں پہنچا چکے تھے، تو تم چلا اٹھے کہ یہ آفت ہم پر کہاں سے آپڑی؟ کہہ دو یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے۔ (کہ تم نے احکامات کی خلاف ورزی کی) نیز فرمایا: ﴿**وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير**﴾ (الشوریٰ:۳۰) ترجمہ: ''اورتم پر جومصیبت واقع ہوئی ہے سوتمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کردیتا ہے۔''

عبادات اور ہمارا طرز عمل: امت اسلامیہ! عبادت میں اللہ کیلئے اخلاص ہم میں کہاں تک پایا جاتا ہے؟ اس نماز کے متعلق ہمارا کیا رویہ ہے جو دین کا ستون اور اس کا دوسرا رکن ہے، جو مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کا اپنے رب سے رابطے کا ذریعہ ہے، جس کا تارک کافر اور وقت سے موخر کرنے والے کو سخت وعید سنائی گئی، اور جسے باجماعت ادا نہ کرنے والا بھی گناہگار ہے، مسلمان کا زکوۃ کی

ادائیگی اوراس کو مستحقین تک پہنچانے کے بارے میں کیا رویہ ہے؟ اسی طرح اسلام کے مقرر کردہ باقی فرائض کے بارے میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کے بارے میں ہمارا رویہ کیا ہے؟ شرک سے ہم کس قدر اجتناب کرتے ہیں؟ اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے مدد مانگنے میں ہم کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں؟

جادو اور ہم: جادو کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**ولقد علموا لمن اشتراہ مالہ فی الآخرۃ من خلاق لبئس ماشروابہ انفسھم لو کانو یعلمون**﴾ (البقرہ:۱۰۲) ترجمہ: ''اورانہیں بخوبی علم تھا کہ ان چیزوں یعنی جنترمنتر کے خریدار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور جس متاع کے بدلے میں وہ خود کو بیچے ہوئے تھے وہ کس قدر بری چیز تھی۔ کاش وہ اس حقیقت کو جانیں۔'' لیکن اس کے باوجود جادو سیکھنے سکھانے اوراس کے عملیات کے بارے میں ہم کیا کر رہے ہیں؟

بدکاری کی حرمت: زنا ایسی ناپاک حرکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا۔ اس کی شناعت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿**ولاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا**﴾ (بنی اسرائیل:۳۲) ترجمہ: ''اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو کہ وہ نری بے حیائی اور نہایت بری راہ ہے۔'' لیکن ہمارا اس کے بارے میں طرزِ عمل کیا ہے؟

شراب ودیگر منشیات: ان شرابوں اور منشیات کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**یا ایھاالذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون**﴾ (المائدہ:۹۰) ترجمہ: ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب ناپاک اور شیطانی اعمال ہیں سو ان سے اجتناب کروتا کہ تم نجات پاؤ۔'' ہم ان سے کس حد تک اجتناب کرتے ہیں اوران تنبیہات کا ہم پر کیا اثر ہے؟

سود اور سودی کاروبار: سود اور سودی کاروبار کے بارے میں ہم کہاں پہنچے ہوئے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿**واحل اللہ البیع وحرم الربا**﴾ ترجمہ: ''اللہ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔'' نیز فرمایا: ﴿**یا ایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربا ان کنتم مؤمنین**﴾ (البقرہ:۲۷۸) ترجمہ: '' ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر مومن ہو تو جتنا سود باقی رہ

گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔''

نصیحت وعبرت اور خشیت الٰہی: کیا مسلمانوں نے اللہ کی طرف دعوت دینے کے بارے میں اپنا فرض پہچانا، کیا ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ شریعت کے مطابق ادا کیا؟ کیا وجہ ہے عبرت و نصیحت کے اسباب ہمارے سامنے گزر رہے ہیں لیکن کوئی دیدہ عبرت نگاہ ہے نہ کوئی گوش نصیحت نیوش، نہ کہیں سچی توبہ ہے نہ اللہ کی طرف مخلصانہ رجوع وانابت: ﴿**الم یان للذین أمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله و مانزل من الحق و لا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم و کثیر منهم فسقون**﴾(الحدید:١٦) ترجمہ ''کیا مومنوں کیلئے اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد سے اور اس کی طرف سے نازل کردہ حق کو سن کر ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے حضور جھک جائیں، اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر طویل زمانہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔''

دشمنوں کے مقابلے کیلئے ایمان اور باہمی اتحاد کی ضرورت: اے امت اسلامیہ! دشمن صرف اپنی کثرت کے بل بوتے پر تمہیں کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ اسلحہ، میں برتری کی بنا پر تمہیں زیر کر سکتا ہے۔ وہ صرف تمہارے ایمان اور قلت یقین کی وجہ سے تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ اور تم بھی صرف کثرت تعداد یا عمدہ اسلحہ سے دشمن کو زک نہیں پہنچا سکتے۔: ﴿**ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا**﴾ (التوبہ:٢٥) ترجمہ:''اور حنین کے دن جب تم کو اپنی کثرت پر غرہ تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی۔'' اللہ کی مدد اور دشمن پر فتح حاصل کرنے کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع اور اپنے قول وعمل میں مطابقت پیدا کرنے سے عبارت ہے۔﴿**ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون**﴾(الاحقاف:١٣) ترجمہ:''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس بات پر ڈٹ گئے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔'' کس سے ڈرتے ہو جبکہ اللہ تمہارا دوست، کارساز ہے: ﴿**الله ولی الذین امنوا**﴾ اور کس سے مدد چاہتے ہو جب کہ اللہ تمہارا مددگار ہے: ﴿**اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم**﴾ (الانفال:٩) ترجمہ: ''جب تم اپنے رب سے مدد کے خواستگار تھے تو اس نے تمہاری التجا قبول کی، حق پر متفق ہونے کی سبیل کرو، لا الہ الا اللہ کا پرچم اٹھا کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ، زمانہ جاہلیت کے نعروں، علاقائی تعصبات اور

گروہی اختلافات، فرقہ وارانہ تنازعات سے بلند تر ہو جاؤ، ایمان پر استقامت کے ساتھ اللہ کے دوست بن جاؤ، اللہ کی مدد اس کے دوستوں کیلئے بہت قریب ہے، اگر اللہ کیلئے مخلص ہو جاؤ گے تو وہ تمہاری حالت بدل ڈالے گا اور یہ اس پر کچھ مشکل نہیں، اللہ پر حسن ظن رکھو، اپنا فرض پہچانو اور ادا کرو۔

امن کی نعمت اور اس کی حفاظت: امت اسلامیہ! امن اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (**من اصبح آمنا فی سربه معافی فی جسده عنده قوت یومه فقد جمعت له الدنیا بحذا فیرها**) ترجمہ ''جو اپنے گھر میں ایسے رہے کہ اسے کوئی کھٹکا نہ ہو، اس کا جسم سلامت ہو اور ایک دن کا کھانا اس کے پاس ہو تو اس کیلئے ساری دنیا کی دولت اکٹھی کر دی گئی ہے۔'' امن تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس پر اللہ کا شکر بجالانا چاہئے، امن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، یہ ایسی نعمت ہے جس کی حفاظت کی جانی چاہئے، اور ہر ایسے شخص کا مواخذہ کیا جانا چاہئے جو اس سے کھیلنا چاہتا ہے۔

حالات کا مقابلہ: امت اسلامیہ! مسلمان کو چاہئے کہ جرأت کردار پیدا کرے اور شعور کے ساتھ بھلائی کا راستہ اختیار کرے، ابن الوقت نہ بنے کہ اگر لوگ اچھا عمل کریں تو اچھا عمل کرو اگر یہ برا کریں تو برا کرو۔ بلکہ فتنوں کے دور میں استقلال واستقامت کا مظاہرہ کرے، ایسی عظمت کردار پیدا کرو کہ لوگ اچھا عمل کریں تو ان کا ساتھ دیں اور جب لوگ برا عمل کریں تو پوری جرأت سے اپنی روش پر قائم رہو اور شرارت سے اجتناب کرو۔

ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ جو فتنوں میں پیدا ہوتا ہے اسی ماحول میں پلتا ہے، اسی میں پرورش پاتا ہے اور اسی پر خوش رہتا ہے اور اسی کو اپنی شرارت پھیلانے کیلئے سازگار پاتا ہے، یہ گروہ کبھی حقوق کا نعرہ لگاتا ہے کبھی وطنیت کی دہائی دیتا ہے، کبھی دین کا نام استعمال کرتا ہے، اس کا مقصد صرف اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل ہوتا ہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتا ہے، اللہ کے بندو اس گروہ کو پہچانو اور اس سے بچ کر رہو۔

دشمنان دین کے ہتھکنڈے اور ہماری ذمہ داریاں: امت اسلامیہ! ملت اسلامیہ آج دشمنوں کی سازشوں کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ اس کا نشانہ دین ہے اس کی معیشت نشانہ ہے، اس کے اخلاق واقدار نشانہ ہیں، اس کے فضائل نشانہ ہیں، ہاں اس کا دین نشانہ ہے۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کا ایمان

متزلزل کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے امت کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب تک یہ امت اپنے دین سے وابستہ رہے گی دنیا کی کوئی طاقت اس پر غالب نہیں آسکتی۔ انہیں اسلام اور مسلمانوں کی شوکت کا زمانہ یاد ہے۔ جب ہمارے اسلاف تعداد میں کم اور سامان حرب میں کمتر تھے لیکن انہوں نے یقین کی دولت چاردانگ عالم اسلام کا جھنڈا لہرادیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿لیظهره علی الدین کله﴾ ترجمہ: ''تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔'' کی عملی تفسیر دکھادی۔ اس لئے ان کی کوششیں اس امت کو اس کے دین سے دور کرنے اور دین کے راسخ وثابت عقائد کے بارے میں تشکیک پیدا کرنے پر مرکوز ہیں، اس لئے کہ انہیں بخوبی علم ہے کہ اگر یہ امت اپنے دین سے دور ہوگی تو اپنے رب کے ہاں بے وقعت ہوجائے گی اور دنیا کے سامنے بھی ذلیل وخوار ہوکررہ جائے گی۔ اس لئے امت کے سامنے عزت وبقا کے حصول کیلئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ عقیدہ وعمل میں حکومت وعدالت میں دین کو مضبوطی سے تھامے اور اس کی تعلیمات پر کاربند ہو۔ اگر یہ امت دین کی عظمت وشوکت بحال کرلے تو یہ بہترین امت ہے۔ جسے لوگوں کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسے انسانیت کی قیادت وسیادت کی اہلیت وصلاحیت دی گئی ہے۔ یہ صرف اس دین کی بدولت ہے: ﴿ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر وا ولئک هم المفلحون﴾ (ال عمران: ۱۰۴) ترجمہ: ''اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔''

امت کا دین تو ان کا نشانہ ہے ہی، اس کا نصاب تعلیم اور انداز تعلیم بھی ان کا نشانہ بن گیا ہے۔ وہ ہمارے تعلیمی نصابوں کو بنیاد پرستی اور دہشت گردی کی تربیت قرار دیتے ہیں اور اس بارے میں جو جی میں آئے کہتے پھرتے ہیں۔ امت اسلامیہ کی معیشت ان کا بطور خاص ہدف ہے وہ کوشش کررہے ہیں کہ امت اسلامیہ ان کی تابع مہمل بن کررہ جائے۔ وہ اسے اپنی اقتصادی پالیسیوں کے ساتھ باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مال زندگی کی بقا کا ذریعہ ہے، زندگی کی شہ رگ ہے، اسی لئے تو ہمیں کہا گیا ہے: ﴿ولاتؤتوا السفهاء اموالکم التی جعل الله لکم قیاما﴾ (النساء: ۵) ترجمہ: ''اور بے عقلوں کو ان کے مال جسے اللہ نے تم لوگوں کیلئے سبب معیشت بنایا ہے مت دو۔'' ان کا ارادہ ہے کہ امت ہمیشہ کیلئے ان کی دست نگر اور تابع بن کر رہے، مسلمانوں کی منڈیاں ان کی مصنوعات فروخت کرنے کے مراکز اور ان کی ترویج کا ذریعہ بنیں۔ اور مشرک قوتیں امت کے وسائل کو مال غنیمت کی طرح آپس میں

تقسیم کرتی رہیں اور اس میدان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دھن میں مگن رہیں۔ دشمنوں سے کوئی شکوہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو امت کا قصور ہے اور شرمناک بات ہے کہ خود کفیل اور مصنوعات مہیا کرنے والی قوم بننے کی بجائے دست نگر صرف خریدار اور صرف کرنے والی قوم بنی ہوئی ہے۔ امت مسلمہ کے ہاں کسی قسم کی کمی نہیں۔ افرادی قوت اس کے پاس وافر ہے معدنی دولت سے مالا مال ہے صرف ایمان صادق اور اخلاص رکھنے والے افراد کی ضرورت ہے جو اس امت کو دوسروں کا تابع مہمل بننے سے بچائیں۔ جو اسے اپنے پاؤں پر اس طرح کھڑا کریں کہ دوسروں کے سہاروں کی محتاج نہ ہو اور اسے تابع مہمل بننے پر مجبور نہ کیا جاسکے۔ اس وقت جنگ صرف ایک محاذ پر نہیں ہمہ گیر ہے۔ دینی جنگ بھی ہے اور اقتصادی معرکہ بھی۔ تہذیبوں کا تصادم بھی ہے اور مفادات کا ٹکراؤ بھی۔ غیر اقوام جب کسی مسئلہ کو اٹھاتی ہیں تو ان کے پیش نظر کسی اور کی مصلحت نہیں اپنے مفادات ہوتے ہیں۔ وہ امت کے وسائل پر قبضہ جما کر اسے استحصال کرنے کے درپے ہیں۔ امت کا فریضہ ہے دشمنوں کی مکارانہ چالوں کو سمجھے اپنے اعداء کے منصوبوں کا ادراک کرے۔ امت کی نظر اس قدر روشن اور بالغ ہونی چاہئے کہ اپنے سیاسی مسائل حکمت کے ساتھ خود حل کرے۔ حکام کا فریضہ ہے کہ اپنے معاشروں میں عدل و انصاف قائم کریں۔ امت کی اقتصادیات کو اغیار کے پنجوں سے آزاد کرائیں۔ ہمارے ممالک دولت اور وسائل سے مالا مال ہیں، ان سے عوام کو مستفید ہونا چاہیے۔ دشمن تو امت پر رحم نہیں کریں گے نہ ان سے نرمی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ امت کو چاہیے خود بیدار ہو۔ ان خطرات کو بھانپے جو اس کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ دشمن امت کو نقصان پہنچانے کیلئے ہر قسم کے ذرائع استعمال کررہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ امت کا شیرازہ بکھر جائے تاکہ وہ ایک ایک کر کے سب ممالک پر قبضہ جمالیں۔ ایک کے بعد دوسری قوم ان کی غلام بنتی چلی جائے اور اس کے وسائل ان کی جھولی میں گرتے جائیں۔ امت کی قیادت کا فرض ہے کہ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ امت کے وجود کا دفاع کرنے اور اس کی عزت و شوکت بحال کرنے کیلئے متفق و متحد ہو جائیں اور دشمن کے تسلط سے نجات دلانے کیلئے پوری سنجیدگی سے کوشش کریں۔

نوجوانان ملت کیلئے پیغام: اے نوجوانان ملت! اللہ سے ڈرو اور اپنے دین پر مضبوطی سے کاربند ہو جاؤ۔ اسلام کو اپنا شرف اور اعزاز جانو: ﴿ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين﴾ دین کا علم حاصل کرو اور اس کے اصل ماخذ یعنی کتاب وسنت سے حاصل کرو اور تمہارا فہم سلف امت یعنی صحابہ

وتابعین کے فہم کے مطابق ہونا چاہئے اور جان لو کہ دشمن تمہارے حق میں اور تمہاری امت کے حق میں مصائب میں رہتے ہیں وہ تمہارے اخلاقی اقدار کے زوال کے منتظر ہیں۔ان کے اندازے غلط کر ڈالو اور ان کی امیدوں کو حسرتوں میں بدل ڈالو۔

دختران اسلام کو نصیحت: اے دختران اسلام! اعداء دین کی تمہارے بارے میں مکارانہ چالیں اب کوئی مخفی بات نہیں بلکہ کھلا معاملہ ہے۔اچھی طرح جان لو دین اسلام ہی تمہارے ناموس، تمہاری عفت وعزت کا محافظ ہے۔تمہاری نجات اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں ہے اور تمہاری نجات نفسانی خواہشات شیطانی وساوس اور برائی کا حکم دینے والے نفس امارہ کی مخالفت میں ہے۔

مسلم صحافیوں کی ذمہ داریاں: اسلامی ذرائع ابلاغ سے وابستہ صحافیو! تم اپنے دشمنوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کر رہے ہو کہ کس طرح انہوں نے پڑھے جانے والے (Print Media) سنے اور دیکھے جانے والے (Electronic Media) غرض تمام ذرائع ابلاغ اس دین کے اخلاق، فضائل اور اقدار کے خلاف جنگ میں جھونک رہے ہیں۔وہ اس امت کی کیسی تصویر پیش کرتے ہیں؟ انہوں نے اس کے خلاف جنگ میں اپنی تمام امکانیات صرف کر ڈالی ہیں۔کیا تمہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے؟ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔دلیل کا دلیل سے مقابلہ کریں ان کا باطل حق کے ذریعہ مٹا ڈالیں: ﴿بل نقذف بالحق علی الباطل فاذا هو زاهق﴾ یہ الحاد کے چینلز کفر وضلالت اور فحاشی کی اشاعت میں مصروف ہیں۔امت کے صحافیوں کا فرض ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان گمراہیوں کا توڑ کریں۔ان کی گمراہی ان کی ہلاکت خیزی واضح کریں اور امت کو اس کے دشمنوں کی مکارانہ چالوں سے آگاہ کریں۔

علماء کرام کے فرائض: اے جماعت علماء! امت مصائب وآلام کی کٹھنائی میں ہے۔اس وقت اتحاد ویگانگت اور باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔اللہ کی طرف دعوت کے ذریعے اختلافات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ہمارا فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت کو اس کے حضور تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنائیں اور تبلیغ دین کے سلسلہ میں ہمارا طریقہ وہ ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ﴿ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن﴾ (النحل: ۱۲۵) ترجمہ: ''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور نیک نصیحت سے بلاؤ اور ان سے بہت ہی اچھے

طریقہ سے مناظرہ کرو۔'' علماء اسلام کا فریضہ یہ بھی ہے: ﴿واذ اخذ اللہ میثاق الذین أوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ﴾ (ال عمران: ۱۸۷) ترجمہ: ''اور جب اللہ نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کی کسی بات کو نہ چھپانا۔'' اے علماء اسلام! دشمنان اسلام کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوں، شرعی علم کی نشر و اشاعت کریں۔ امت کو شریعت کے علماء کی ضرورت ہے جو انبیاء کے وارث ہیں۔ جو باطل نظریات کا رد کریں اور دین کی تعلیمات پر افراط و تفریط سے بچتے ہوئے مضبوطی سے کاربند ہونے کی دعوت دیں۔

اے علماء اسلام تمہارا فریضہ ہے کہ امت کی رہنمائی کرو اور انہیں گمراہیوں اور لغزشوں سے بچاؤ کہ امت کی اکثریت دین کے فہم صحیح سے محروم ہے۔ امت کے خیر خواہ اور مخلص علماء کو چاہیے کہ امت کو اللہ کی شریعت کی طرف بلائیں اور دشمن کی مکارانہ چالوں سے بچائیں۔

حکمرانوں کو تنبیہ: اے امت کے قائدو! امت کیلئے منصوبہ بندی کے ذمہ دارو! فیصلوں کا اختیار رکھنے والے ارباب حل و عقد! میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سناتا ہوں۔ حضور رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿من استرعاہ اللہ رعیۃ فمات یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ﴾ ترجمہ: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے رعایا کا حاکم بنایا پھر وہ اس حالت میں مرا کہ اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔'' رعایا سے خیانت اور کرپشن کئی طرح سے ہوتی ہے۔ انہیں دین کی تعلیم دینے میں کوتاہی برتنا بھی خیانت ہے۔ ان کی درست راہنمائی نہ کرنا بھی خیانت ہے۔ ان کی کما حقہ خیر خواہی نہ کرنا بھی خیانت ہے۔ ان کی سرحدوں کی حفاظت نہ کرنا اور دفاع وطن میں غفلت کا ارتکاب کرنا بھی خیانت ہے۔ معاشرہ میں عدل و انصاف قائم نہ کرنا اور سیاست میں عدل و انصاف نہ رہنے دینا بھی خیانت ہے۔ تو اے حکمرانو! عدل قائم کرو، اللہ سے ڈرو، اللہ کی طرف رجوع کرو، امت کی خدمت اور خیر خواہی کرو، اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھو۔

اب میں ان لوگوں سے مخاطب ہونا چاہتا ہوں جنہوں نے دین کی ناقدری کرتے ہوئے اسے چند ٹکوں کی خاطر بیچ ڈالا۔ ''دینے فروختند و چہ ارزاں فروختند''

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کی۔ اپنے سپرد کی گئی امانت میں خیانت کی، ان لوگوں نے امت کی گود میں پرورش پائی جب ان کے بازوؤں میں سکت پیدا ہوئی تو اسی سے دشمنی اور

عداوت پر اتر آئے اور امت کی گراں ترین متاع پر حملہ آور ہوگئے۔ دین حق سے حسد نے انہیں دشمنان اسلام کی مدد اور تعاون اور مسلمانوں کی شوکت توڑنے کیلئے سازش کرنے پر آمادہ کیا۔ مسلمانوں کو ان سے بچ کر رہنا چاہیے اور ان لوگوں کو بھی معلوم ہونا چاہئیے کہ اللہ جل وعلا کا فرمان ہے: ﴿ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین. کتب اللہ لأ غلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز﴾ (المجادلہ: ۲۰۔۲۱) ترجمہ: ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے اللہ کا لکھا ہوا فیصلہ ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے بے شک اللہ زور آور اور زبردست ہے۔''

حجاج کرام کو نصیحتیں: بیت اللہ الحرام کے حاجیو! اللہ تعالیٰ کی مسلسل نعمتوں اور پیہم رحمتوں پر اس کا شکر ادا کرو، اس نے اس مقدس سرزمین تک پہنچنا تم پر آسان فرمایا، اس امن والے خطے میں پہنچایا، جس کا احترام کرنا اور وہاں امن وامان سے رہنا اللہ نے امت پر فرض کیا ہے: ﴿اولم یروا انا جعلنا حرما امنا ویتخطف الناس من حولھم﴾ (سورۃ العنکبوت: ۶۷) ترجمہ: ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقام امن بنایا جبکہ اس کے گردونواح سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔'' جو اس سرزمین میں فساد کا ارادہ کرے اسے صرف ارادہ کرنے پر سزا دی۔ ﴿ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم﴾ ترجمہ: ''اور جو اس میں شرارت سے کجروی کرنے کا ارادہ کرے گا اس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔''

حجاج کرام! اللہ کا کرم ہے کہ اس نے اس مقدس سرزمین کا انتظام وانصرام اپنے صداقت شعار اور مخلص بندوں کے سپرد کیا ہے جنہوں نے زر کثیر صرف کرکے حجاج بیت اللہ کو آسائش اور راحت کا سامان بہم پہنچایا۔ نیکی اور وفا کا تقاضا ہے کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ہم ان سے تعاون کریں اور اللہ کے حضور دعا کریں کہ وہ انہیں مزید توفیق سے نوازے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

حجاج کرام! مناسک ادا کرتے ہوئے اور مشاعر میں چلتے ہوئے سکون اور وقار کو اپنا شعار بنائیں۔ کمسنوں، کمزوروں اور بوڑھوں کا خیال رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان: ﴿انما المؤمنون اخوۃ﴾ (الحجرات: ۱۰) ترجمہ: ''مومن بھائی بھائی ہیں۔'' ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

یوم عرفہ کی فضیلت اور مناسک: حجاج کرام! یہ عرفات کا دن ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر

کردہ اور سال بھر میں افضل ترین دن ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (**الحج عرفة**) ترجمہ ''حج وقوف عرفات ہے۔'' یہ دن اللہ تعالیٰ کے خاص دنوں میں سے ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**ما من یوم اکثر من ان یعتق الله العبید من النار من یوم عرفة**) ترجمہ: ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ بندوں کو آگ سے آزاد کرتے ہوں۔'' اس روز اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور حجاج کے حوالے سے فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔عرفات میں وقوف کرنا حج کا بنیادی رکن ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الحج عرفة** حج وقوف عرفات ہے۔یہ ۹ ذوالحجہ کے دن سے شروع ہوتا ہے اور مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر تک اس کا وقت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فجر طلوع ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا اس نے حج پالیا۔اس میدان میں نماز ظہر وعصر جمع وقصر کے ساتھ ادا کرو پھر اس عظیم مشعر میں وقوف کرو پوری توجہ ذکر الٰہی اور دعا والتجا پر مرکوز کردو۔اللہ کے حضور زاری کرو اور: **لا اله الا الله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر** ۔ بکثرت پڑھو۔شام کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور آسمان پر موجود مخلوق میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو میرے بندے پراگندہ بال اور خاک آلود ہو کر میرے حضور آئے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔اس عظیم دن میں ہمارے رسول ﷺ نے اس میدان میں وقوف کیا۔وادی عرفہ میں آئے اور اس میں ظہر اور عصر جمع وقصر کے ساتھ ادا کی۔اور وہ مختصر اور جامع خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جان، مال اور عزت کی حرمت کو واضح کیا۔اور زمانہ جاہلیت کی رسموں اور خلاف شریعت امور کو کالعدم قرار دیا۔پھر ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ظہر وعصر کی نماز ادا کی۔پھر اپنی سواری پر قبلہ رو ہو کر غروب آفتاب تک وقوف کیا۔اس لئے تم بھی غروب آفتاب تک وقوف کرو۔غروب سے پہلے یہاں سے نہ جائیں۔نبی اکرم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے غروب آفتاب تک وقوف کرو۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے ہمارا طریقہ حج مشرکوں کے طریقے سے مختلف ہے۔نیز فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا اور میدان عرفات سب کا سب وقوف کا مقام ہے۔غروب کے بعد مزدلفہ کیلئے روانہ ہو جاؤ اور وہاں مغرب وعشاء کی نماز جمع و قصر کے ساتھ ادا کرو۔وہاں رات گزارو، کوئی مجبوری ہو تو آدھی رات کے بعد وہاں سے روانہ ہوا جا سکتا ہے۔اگر فضل وتکمیل چاہو تو فجر کی نماز وہیں ادا کرو پھر مشعر الحرام میں ذکر و دعا میں مشغول ہو جاؤ اور سورج طلوع ہونے سے پہلے وہاں سے آگے چل دو اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارو اور قربانی کرو) پھر سر منڈواؤ یا بال

کٹوالو اور حلق (منڈوانا) زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔اب مباشرت کے سوا سب کچھ حلال ہے۔پھر بیت اللہ کا طواف کرو اور اگر حج تمتع کر رہے ہو تو صفا و مروہ کی سعی بھی کرو۔اور اگر مفرد یا قارن ہو تو اگر طواف قدوم کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی نہیں کی تو سعی کرو۔طواف افاضہ کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہوئی تھی۔

اگر ان اعمال میں تقدیم و تاخیر بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔اس لئے کہ ہمارے نبی ﷺ سے پوچھا گیا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالیا۔فرمایا: ''کنکریاں اب مارلو اور کوئی حرج نہیں۔'' اس دن تقدیم و تاخیر کے بارے میں جس نے بھی سوال کیا، آپ ﷺ نے یہی فرمایا کرلو اور کوئی حرج نہیں۔پھر گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں رہو۔اگر کوئی جلدی جانا چاہئے تو بارہ ذوالحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے جا سکتا ہے۔اگر کوئی تاخیر کرنا چاہے تو تیرہ ذوالحجہ کو زوال کے بعد کنکریاں مارنے تک رک جائے۔ایام تشریق میں رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر اگلے روز طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔آخر میں طواف وداع کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہارا حج مبرور سعی مشکور اور گناہ مغفور ہو۔

حج کرنے کے بعد کی حالت پہلی حالت سے اچھی ہو: اے مناسک حج ادا کرنے والے حاجی مناسک اچھے طریقہ سے ادا کرو۔گناہوں اور برائیوں سے اجتناب کرو۔کوشش کرو کہ تمہارا عمل نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہو۔ایسے کاموں سے بچو جو اجر و ثواب میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔اس نیک عمل کے بعد مزید نیکیاں کرو، تمہاری حج کے بعد کی حالت پہلے کی حالت سے بہتر ہونی چاہیے۔اس لئے کہ نیکی کی قبولیت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد مزید نیکی کی توفیق میسر ہوتی ہے۔

یاد موت اور فکر آخرت: امت اسلامیہ! لذتوں کو توڑ دینے والی چیز (موت) کو یاد کیا کرو۔حالت نزع کو یاد کرو، جب اس دنیا سے روانگی کا لمحہ آتا ہے، جب فرشتے روح قبض کرنے کیلئے آتے ہیں۔اس وقت روح اس جسم سے نکلنے کی تیاری کرتی ہے۔جس میں وہ ایک عرصہ گزار چکی ہوتی ہے۔صاحب ایمان کو ہر بھلائی کی بشارت ملتی ہے۔فرشتے مسرور کن خوشخبریاں دیتے ہیں، اس کا اللہ کی ملاقات کیلئے اشتیاق بڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ کی ملاقات چاہتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات چاہتا ہے: ﴿ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون﴾ (حم السجدہ: ۳۰) ترجمہ: ''جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے

پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے اور کہیں گے کہ نہ خوف کر اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا خوشی مناؤ، اور ایمان سے محروم حسرت و ندامت میں ہوتا ہے۔ جب اسے افسردہ کر دینے والی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے سے پہلے بچنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتا ہے۔ وہ گمراہی پر مرتا ہے والعیاذ باللہ۔

میرے بھائی قبر کو یاد کرو اس کی وحشت، اس کے اندھیرے کا تصور کرو۔ دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے دن کو یاد کرو، اس دن کو یاد کرو جب تم نے اللہ کے حضور کھڑا ہونا ہے۔ وہ حاکم عادل سب کچھ جاننے والا، پھر وہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کلام کرے گا، اس کے بندے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ یاد کرو اس دن کو جب نامۂ اعمال دیئے جائیں گے۔ کوئی اپنا نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں تھامے ہوگا۔ پل صراط سے گزرنے کا لمحہ یاد کرو جو انگارے سے گرم اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اس کو عبور کرنے کا دن یاد رکھو۔ کوئی صحیح سلامت گزرے گا، کسی کو خراشیں آئیں گی اور کچھ کو اچک کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ یاد کرو اس دن کو جب اللہ سے ڈرنے والوں کو نعمتوں کی طرف دعوت دی جائے گی۔ ﴿وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد﴾ (ق:۳۱) ترجمہ: ''اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی کہ مطلق دور نہ ہوگی۔''

اس دن کو یاد کرو جب مجرموں کو جہنم میں ڈالا جائے گا: ﴿يوم يسحبون في النار على وجوههم ذوقوا مس سقر﴾ (القمر:۴۸) ترجمہ ''اس روز آگ میں چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا، جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔'' ان تمام احوال کو یاد کرو اللہ کی قسم ہم میں سے ہر ایک کو ان مقامات سے گزرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خاتمہ بالخیر نصیب کرے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حج کی ادائیگی سنت نبوی کے مطابق ہو: حج کے بارے میں فتوے دینے والو! اپنے معاملہ میں اللہ سے ڈرو اور صرف وہی فتویٰ دو جس کے بارے میں تمہیں علم ہے کہ وہ حق ہے لوگوں کو اتباع سنت کی دعوت دو ان کو اس کے مطابق عمل کی ترغیب دلاؤ ان کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ اختیار کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿خذوا عني مناسككم﴾ ترجمہ: ''مجھ سے مناسک حج سیکھ لو۔'' شاذ آراء کے مطابق فتویٰ دینے سے پرہیز کرو، لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔ ایسے فتوے دینے سے گریز کرو، جس سے لوگوں کے ثواب میں کمی واقع ہو۔ جان لو کہ اللہ تم سے تمہارے دیئے ہوئے فتووں کے بارے میں پوچھے

گا۔تو حق کہنے اور اس کے مطابق فتویٰ دینے کی کوشش کرو۔

رحمت، برکت اور مغفرت کی دعائیں: اے اللہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما۔تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ان کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر۔اور ان کی اصلاح فرما اور اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف ان کی نصرت فرما، انہیں سلامتی کے راستے دکھا۔اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آ۔ان کے کانوں، آنکھوں اور قوتوں میں برکت فرما۔اور انہیں ان کی قوتوں سے زندگی بھر متمتع فرما۔اے اللہ تمام فوت شدہ مسلمانوں کی مغفرت فرما جو تیری توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی صداقت کی شہادت پر فوت ہوئے۔اے اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جو تجھے راضی کر دیں۔

اے اللہ ہمیں ایسا ماحول عطا فرما جس میں تیری فرماں برداری کرنے والے عزت پائیں اور تیری نافرمانی کرنے والے ذلیل ہوں، جس میں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔تو ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ مسلمانوں کو اپنی اطاعت پر متفق کر دے۔ان میں اتحاد پیدا فرما۔ان کی بات ایک ہو، ان کا موقف ایک ہو۔اے اللہ جو مسلمانوں کے ساتھ برا ارادہ رکھے اس کی تدبیر اسی پر پلٹ دے۔اے اللہ ہم ان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔اے اللہ! ہمارے حکام کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی ہو۔اے اللہ ہمارے حکمران کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما جن سے تو راضی ہو! اے اللہ اس کے ذریعہ اپنے دین کی تائید فرما اور اس کے ذریعہ اپنا کلمہ بلند فرما۔اے اللہ اسے حق حق نظر آئے اور اسے حق کی اتباع کی توفیق ارزاں فرما۔اس کو باطل باطل نظر آئے اور اسے باطل سے دور رہنے کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ ولی عہد اور نائب ولی کو توفیق عطا فرما۔ان سب کو ایک دوسرے کے نیکی اور تقویٰ میں معاون بنا۔اے اللہ حجاج کی خدمت کیلئے انتظامات میں حصہ لینے والے تمام افراد کو نیک جزاء عطا فرما۔﴿ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين﴾ ترجمہ: ''اے اللہ اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔''

اللهم صل على محمد وعلى آله وصحبه اجمعين،

(بصد شکریہ: مجلّہ ''دعوۃ التوحید'' اسلام آباد)